## فہرست مضامین


اخبار احمدیہ ص ۲
حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک زبردست تازہ نشان ص ۳
جماعت احمدیہ کی اہمیت آریوں کی نظر میں ص ۴
سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ قادیان بابت ۱۹۳۳ء ص ۵
حضرت مسیح موعودؑ کے دو کشوف کی حقیقت تمثیلی طور پر خدا تعالےٰ کو دیکھنا اور زمین و آسمان پیدا کرنا ص ۶
احمدی مبلغ کی روانگی ص ۹
اشتہارات ص ۱۰
خبریں ص ۱۲



نمبر ۱۰۰ | ۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۲ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۰ فروری سنہ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱


# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## تقویٰ کیا ہے اور کیونکر حاصل ہوتا ہے

(فرمودہ ۲۰۔ فروری سنہ ۱۹۰۴ء)

فرمایا:۔ تقوےٰ یہ ہے۔ کہ باریک در باریک پلیدی سے بچے۔ اور اس کے حصول کا یہ طریق ہے۔ کہ انسان ایسی کامل تدبیر کرے۔ کہ گناہ کے کنارہ تک نہ پہونچے۔ اور پھر نری تدبیر ہی کو کافی نہ سمجھے۔ بلکہ ایسی دُعا کرے۔ جو اس کا حق ہے۔ کہ گداز ہو جائے۔ بیٹھ کر۔ سجدہ میں۔ رکوع میں۔ قیام میں۔ اور تہجد میں غرض ہر حالت اور ہر وقت اسی فکر و دُعا میں لگا رہے۔ کہ اللہ تعالےٰ گناہ اور معصیت کی خباثت سے نجات بخشے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔ کہ انسان گناہ اور معصیت سے محفوظ اور معصوم ہو جاوے۔ اور خدا تعالےٰ کی نظر میں راستباز اور صادق ٹھیر جاوے۔ لیکن یہ نعمت نہ تو نری تدبیر سے حاصل ہوتی ہے۔ اور نہ نری دُعا سے۔ بلکہ یہ دُعا اور تدبیر دونوں کے کامل اتحاد سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جو شخص نری دُعا ہی کرتا ہے۔ اور تدبیر نہیں کرتا۔ وہ شخص گناہ کرتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو آزماتا ہے۔ ایسا ہی جو نری تدبیر کرتا ہے۔ اور دُعا نہیں کرتا۔ وہ بھی شوخی کرتا۔ اور خدا تعالےٰ سے اِستغنا ظاہر کر کے اپنی تجویز اور تدبیر اور زور بازو سے نیکی حاصل کرنی چاہتا ہے۔ لیکن مومن اور سچے مسلمان کا یہ شیوہ نہیں۔ وہ تدبیر اور دُعا دونوں سے کام لیتا ہے۔ پوری تدبیر کرتا ہے۔ اور پھر معاملہ خدا پر چھوڑ کر دُعا کرتا ہے۔ اور یہی تعلیم قرآن شریف کی پہلی ہی سورت میں دی گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

(الحکم ۱۰۔ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء)

# مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۸۔ فروری بوقت ۴ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت جمعہ اور ہفتہ کے روز پیچش اور سر درد کی وجہ سے علیل رہی آج خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

۱۶۔ فروری کسی قدر بارش ہوئی۔ اور بہت اولے پڑے۔

خانصاحب منشی برکت علی صاحب نائب ناظر بیت المال اور جناب شیخ عبدالرحیم صاحب ۱۷۔ فروری حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ سٹیشن پر احباب نے الوداع کہا۔ اور دعا کی احباب دونوں مخلصین کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ اور بخیر و عافیت واپس لائے۔

۱۹۔ فروری نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب کو دوالمیال جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر روانہ کیا گیا۔

# اخبار احمدیہ

**درس القرآن** ۱- حسب الحکم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۸- فروری ۱۹۳۴ء سے کلکتہ میں درس القرآن جاری ہوگیا ہے۔ علامہ عبد القادر صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج کلکتہ ہر جمعرات کی شام کے ۷½ بجے سے ۸½ بجے تک انجمن احمدیہ ہال نمبر ۲- نبٹنگ سٹریٹ میں درس دیتے ہیں۔ اور اختتام درس پر سوالات کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی دوست بھی درس میں شریک ہوتے ہیں۔

خاکسار سید کریم بخش از کلکتہ ؛

۲- سبّوں میں بعد نماز مغرب۔ قرآن شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس ہوتا ہے۔ خاکسار ملک عزیز احمد از سبّوں ؛

**تبلیغی جلسہ** ۱۳- فروری ۱۹۳۴ء موضع بھادوگھر کے بازار میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی جلسہ مولوی عزیز الدین صاحب کی کوشش سے منعقد ہوا۔ خاکسار صدر تھا۔ مولوی عزیز الدین صاحب اور مولوی اوصاف علی صاحب وکیل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریریں کیں۔ سامعین میں ہندو مسلم شامل تھے۔ جن پر اچھا اثر ہوا۔ خاکسار عنایت اللہ

**درخواست ہائے دعا** ۱- موضع پیہ والی تحصیل بٹالہ میں ڈوگر قوم کے لوگ آباد ہیں۔ وہاں اس وقت کوئی احمدی نہیں۔ لوگ سلسلہ کے سخت مخالف ہیں میں نے وہاں تبلیغ کا خاص طور پر انتظام کیا ہے۔ تمام احمدی دوستوں سے۔ اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہاں جماعت احمدیہ قائم ہوجائے۔ خاکسار علی اکبر سکرٹری تبلیغ تلونڈی راماں ؛ ۲- ہمارے گاؤں ناڑی بوچیاں کے باحیثیت نمبردار چودھری فتح محمد خان صاحب سفید پوش ہوگئے ہیں۔ تمام جماعت سے۔ اور خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے استدعا ہے۔ کہ چودھری صاحب کی دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے دُعا فرمائی جائے۔ چودھری صاحب موصوف ہماری جماعت کے قابل فخر اور قابل انسان ہیں۔ خاکسار اللہ رکھا سکرٹری تبلیغ ؛ ۳- ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول ننکانہ صاحب اس سال بی۔ اے کا امتحان دینے والے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دُعا کی جائے۔ نیز میرا بھائی نور محمد صاحب اور میری ہمشیرہ اہلیہ میاں عبد الرحمٰن صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت موضع پنڈی چری بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار شیر محمد از سید والہ ؛ ۴- میرے بھائی صاحب کو چند دن سے ۱۰۲ درجہ کا بخار ہے۔ عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ شفا دے۔ خاکسار نصر اللہ خان مدرس مبروکی ورکاں ؛ ۵- خاکسار مالی مشکلات میں ہے۔ احباب سے درخواست دُعا ہے۔ خاکسار محمد عنایت اللہ۔ تاجر قادیان ؛ ۶- میرے والد محترم کی صحت۔ درازیٔ عمر و ترقی دارین کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔ نیز میرے بھائیوں کی مختلف امتحانات میں کامیابی کے لئے۔ خاکسار بنت چودھری غلام حسین صاحب۔ جھنگ شہر ؛ ۷- میرا پوتا احمد حسن عرصہ سے بیمار ہے۔ دُعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد حسن از برنالہ ؛ ۸- خاکسار کی بیوی بعارضہ فالج بیمار ہے۔ دوست دُعائے صحت کریں ؛ خاکسار گلاب الدین از کلانور ؛ ۹- میری بیوی کئی روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ حالت مخدوش ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار بشیر احمد از جڑانوالہ

**اعلانات نکاح** ۱- مسمی غلام احمد صاحب موٹر ڈرائیور جناب آنریبل خان بہادر چودھری محمد دین صاحب کا نکاح بعوض مبلغ پانچصد روپیہ مہر فاطمہ بنت جلال خان صاحب افغان کے ساتھ جناب مفتی محمد صادق صاحب نے دہلی میں بابو اکبر علی صاحب کے مکان پر پڑھا۔ خاکسار نذیر احمد۔ از دہلی ؛

۲- میرا نکاح زینب بی بی دختر مستری کریم بخش صاحب ٹھیکیدار سکنہ جموں سے مبلغ پانچ صد روپیہ مہر پر علاوہ ذیلی امت و دس روپیہ بطور نان نفقہ۔ مستری یعقوب علی صاحب ٹھیکیدار نے یکم فروری ۱۹۳۴ء کو پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو دین و دُنیا کے لئے بابرکت بنائے آمین۔ خاکسار رحمت اللہ ولد باغ دین۔ دوکاندار جموں۔

۳- ۱۰- فروری ۱۹۳۴ء کو میرے لڑکے عبد اللطیف مولوی فاضل کا نکاح مسمات شکیلہ خانم دختر بابو محبوب خان صاحب ساکن مین پوری سے بعوض مہر دو ہزار روپیہ قاضی ظہور الدین صاحب پیش کار محکمہ کلکٹری مین پوری نے پڑھا۔ خاکسار عبد السمیع۔ بہرائچ ؛

**ولادت** ۱- مولوی خیر الدین صاحب کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بابرکت دُعاؤں سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ دوست دُعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اس کو خادم دین بنائے۔ اور عمر دراز کرے۔ مولوی خیر الدین صاحب لڑکے کی پیدائش سے ایک ماہ پہلے دُنیا سے رخصت ہوچکے ہیں۔ خاکسار سلطان احمد۔ موضع سکھ نند ؛

**دُعائے مغفرت** ۱- مستری حیات محمد صاحب ۱۴- فروری ۱۹۳۴ء کو فوت ہوگئے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار عبد اللہ از داتا زید کا ؛

۲- مخدوم محمد ایوب صاحب بی۔ اے کی ہمشیرہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

خاکسار محمد فضل الٰہی۔ از بھیرہ ؛

---

# کارکنان تبلیغ کی اطلاع کیلئے

انصار اللہ کے کام میں باقاعدگی پیدا کرنے کے لئے میں نے مرکز میں انصار اللہ کا ایک جنرل سکرٹری تجویز کیا ہے۔ جس کا کام یہ ہوگا۔ کہ آمدہ رپورٹوں کی جانچ پڑتال کرکے جماعت ہائے انصار اللہ کو قابل اصلاح امور کی طرف توجہ دلائے۔ اور جن سے رپورٹیں نہ آئیں ان کو یاد دہانی کرائے۔ نیز ان کے کام کا ماہواری گوشوارہ تیار کرے۔ اور ان کے فائلز کی ترتیب اور حفاظت وغیرہ امور سرانجام دے ؛

اس غرض کے لئے ماسٹر اللہ دتا صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کو معین کیا گیا ہے۔ انہیں تبلیغ سے ہمیشہ دلچسپی رہی ہے۔ اور انہوں نے تبلیغی خدمات کے لئے اپنے آپ کو نظارت ہذا کے لئے وقف کیا ہے اور آئندہ اگر وہ کارکنان تبلیغ کے ساتھ خط و کتابت کریں۔ تو ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا جائے ؛

ان کی رپورٹ ہے۔ کہ ماہ جنوری کی رپورٹیں ابھی تک کل پندرہ جماعتوں سے وصول ہوئی ہیں۔ اس لئے جن سکرٹریان تبلیغ نے ابھی تک رپورٹیں نہیں بھیجیں۔ وہ جلدی ارسال کرکے مشکور فرمائیں ؛

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

# انجمن احمدیہ مونگھیر کی قراردادیں

انجمن احمدیہ مونگھیر کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت مولانا حکیم خلیل احمد صاحب پریذیڈنٹ ۸- فروری ۱۹۳۴ء کو منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے :-

(۱) انجمن احمدیہ مونگھیر کا یہ غیر معمولی اجلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان جماعت احمدیہ کلکتہ و جماعت احمدیہ بھاگلپور کا بوجہ ان کی ہمدردی۔ اور اعانت کے جو انہوں نے اس قیامت خیز تباہی و بربادی کے وقت مقامی جماعت احمدیہ مونگھیر سے کی۔ دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو بہترین جزا عطا کرے۔ (۲) انجمن احمدیہ مونگھیر کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و ناظر صاحب دعوت و تبلیغ دارالامان کی خدمت میں یہ استدعا پیش کرتا ہے۔ کہ صوبہ بہار کے لئے ایک مستقل مبلغ بلا توقف مقرر فرمایا جائے۔ جو اس صوبہ کی جماعتوں کی تنظیم میں مدد دے۔ ان کی اخلاقی اور روحانی درستگی میں کوشش کرے۔ اور صوبہ کی عام تبلیغ کو بھی اپنے ہاتھ میں لے۔ جس کا خاص موقعہ خدا تعالےٰ نے اس وقت پیدا فرمایا ہے۔ علاوہ ایک مستقل مبلغ کے اس وقت کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبہ کے مختلف اضلاع میں جہاں سخت تباہی زلزلہ۔ اور سیلاب کی وجہ سے آئی ہے۔ عارضی مبلغین

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۱۰۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ ذیقعد ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست تازہ نشان



## بعض اعتراضات کے جواب

(۱)

### ۱۵ جنوری کا زلزلہ اور معترضین

۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کا ہیبت ناک زلزلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک ایسا زبردست اور واضح نشان ہے۔ کہ حق و صداقت سے کچھ بھی علاقہ رکھنے والے اس کا انکار کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں پاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی حضور کے اصل الفاظ میں اور اس حادثہ عظیمہ کی تفصیلات بعض گزشتہ پرچوں میں پیش کر کے اہل بصیرت اصحاب کو غور و فکر کی دعوت دی جا چکی ہے۔ اور جہاں سینکڑوں ہزاروں لوگ ایسے ہیں۔ جو اس عظیم الشان نشان کے پورا ہونے پر سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کر رہے ہیں۔ اس نشان کو دیکھ کر ان کے قلوب میں حقیقی خشیت اور انابت پیدا ہو رہی ہے۔ اور وہ دیانت داری کے ساتھ اپنے لئے رستہ ہدایت تلاش کرنے کی فکر میں ہیں۔ وہاں بعض ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو اس قدر واضح اور بین نشان کو لایعنی اعتراضات کا نشانہ بنا کر مشتبہ کرنا چاہتے۔ اور متلاشیان حق و صداقت کے لئے اپنے آپ کو سنگ راہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج کے مضمون میں ہم ایسے ہی لوگوں کے پیش کردہ اعتراضات کے جواب میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

### سب سے بڑا اعتراض

جس اعتراض کو اس بارہ میں سب سے بڑا اور قوی قرار دیا جا رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ بغیر تعیین وقت اور تاریخ کے کوئی ایسی بات کہدینا پیشگوئی نہیں کہلا سکتا کیونکہ دنیا میں ایسے حوادث ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اور ان کا ہونا لازمی ہے۔ ابتدائے آفرینش سے زلازل و حوادث کا سلسلہ چلا آتا ہے۔ چنانچہ بعض اور اخبارات کے علاوہ بجنور کے اخبار" مدینہ "(۵- فروری) نے اسے زیادہ تفصیل کے ساتھ پیش کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"ہندوستان بے وقوفوں کا ملک ہے۔ لیکن ان بے وقوفوں میں بھی سب سے زیادہ بے وقوف گروہ قادیانی جماعت کا ہے۔ جو ایک طرف تو اتنی زیادہ روشن خیال ہے۔ کہ عصائے موسوی ید بیضاء مسیحا نفسی اور معراج نبوی کی رکیک تاویلیں کرتی ہے۔ اور دوسری طرف اتنی بے وقوف ہے۔ کہ زلزلوں اور سیلابوں کی پیشگوئیوں کو مرزا غلام احمد صاحب کی صداقت کا معیار قرار دیتی ہے حالانکہ یہ دو چیزیں فطرت کے مقتضیات میں سے ہیں۔ اور جب سے یہ دنیا بنی ہے۔ ان کا سلسلہ چلا آتا ہے۔ قادیان کا اخبار الفضل مسلسل کئی اشاعتوں میں بہار کی تباہیوں پر یہ کہکر بغلیں بجا چکا ہے۔ کہ یہ زلزلہ مرزا صاحب کی صداقت کی دلیل ہے۔ لیکن بڑی مصیبت یہ پیش آئی ہے۔ کہ اس زلزلہ میں ایک قادیانی کی جان بھی جاتی رہی ہے۔ اور کئی قادیانیوں کو مالی نقصان پہونچا ہے۔ اگر زلزلوں کے آنے کی پیشگوئی نبوت کی دلیل ہے۔ تو ہر شخص یہ کہکر نبی ہو سکتا ہے۔ کہ زلزلے آئیں گے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ کسی نہ کسی ملک میں آتے رہتے ہیں۔ اور اگر مصائب آسمانی کا نزول قادیانی نبوت کے انکار کا نتیجہ ہے۔ تو قادیانیوں کو مژدہ ہو۔ کہ اس اندھے کی لاٹھی سے قادیانی بھی نہیں بچے!!"

### معترض کی شرافت اور اخلاق

"مدینہ" نے اس مختصر سی تحریر میں جس شرافت اور حسن اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور قرآن کریم کے صریح ارشاد ولا تنابزوا بالالقاب کو پس پشت ڈالتے ہوئے "الفضل" کو "الفضلہ" لکھکر اپنی پست فطرتی کا اظہار کیا ہے۔ اس کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ "مدینہ" "ہندوستان کو بے وقوفوں کا ملک" قرار دینے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔ وہ اپنے ہم عقیدہ معتقدین کے متعلق اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر جو چاہے۔ کہہ سکتا ہے لیکن بجنور ایسے دور افتادہ قصبہ میں بیٹھکر اس قدر وسیع ملک۔ اور اللہ تعالےٰ کی مخلوق کی اتنی بڑی تعداد کو جسے کبھی اسے دیکھنے کا بھی اتفاق نہیں ہوا۔ ایسا بے باکانہ فتوےٰ صادر کر دینا اتنی بڑی جسارت ہے۔ جس سے "ہندوستان کی بے وقوفی" تو کسی طور ثابت نہیں ہو سکتی۔ البتہ مدیر "مدینہ" کی اپنی حماقت ضرور آشکار ہو رہی ہے۔

### زلزلہ سے احمدیوں کا نقصان

پھر زلزلہ کی وجہ سے "ایک قادیانی کی جان" جانے کا اعتراض بھی ایسا ہی نامعقول ہے۔ جیسی دوسری باتیں بہار و بنگال میں احمدیوں کی تعداد اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہزاروں کی ہے۔ پھر ان شہروں میں بھی جو خاص طور پر زلزلہ کا شکار ہوئے۔ احمدی کافی تعداد میں آباد ہیں۔ اگر اس قدر عالمگیر تباہی اور ہولناک بربادی میں ایک احمدی کی جان جانے سے یہ عظیم الشان نشان مشتبہ ہو سکتا ہے۔ تو پھر فتح بدر۔ اور دیگر غزوات اور جنگوں میں مسلمانوں کی کامیابی کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا نشان کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس امر سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا کہ کفار عرب اور قریش پر اللہ تعالےٰ کا عذاب مسلمانوں کی تلواروں کی صورت میں نازل ہوا۔ لیکن کیا ان جنگوں میں جن میں کفار پر یہ عذاب نازل ہوا۔ مسلمان شہید نہ ہوئے۔ اور ان کا جانی و مالی نقصان نہ ہوا۔ پس اگر ان جنگوں میں بعض مسلمانوں کا شہید ہونا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے نشان کو مشتبہ نہیں کر سکتا۔ تو اس قدر وسیع خطہ میں زلزلہ کے باعث ایک احمدی کی وفات یا بعض کا مالی نقصان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے عظیم الشان نشان کو کس طرح مشتبہ کر سکتا ہے۔ کفار پر اس عذاب کے متعلق اگر مدیر "مدینہ" کے الفاظ میں ہی کوئی غیر مسلم یہ اعتراض کرے۔ کہ "مسلمانوں کو مژدہ ہو۔ اس اندھے کی لاٹھی سے مسلمان بھی نہ بچے"۔ تو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ مدیر "مدینہ" کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

### عالمگیر عذاب کے متعلق ایک مسلّمہ اصل

مدیر "مدینہ" کو معلوم ہونا چاہیئے کہ عالمگیر عذاب کے وقت بعض ناکردہ گناہوں کو بھی اسی طرح مبتلا ہونا پڑتا ہے جس طرح گیہوں کے ساتھ گھن پس جاتا ہے۔ اور یہ ایک ایسا اصل ہے۔ جسے ہم ہی نہیں۔ بلکہ ہمارے اشد ترین مخالف اور "مدینہ" کے ممدوح بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر مولوی ظفر علی صاحب کے تین اشعار پیش کئے جاتے ہیں۔ جو انہوں نے ۱۵- جنوری کے زلزلہ کی تباہی کے متعلق کہے ہیں۔ اور جو یہ ہیں:-

غریب گھن کو بھی گیہوں کے ساتھ پیس دیا۔
ہیں ایک ازل سے یہ دو نو اس آسیا کے لئے
خطا شعار نے خمیازہ جس کا کھینچا ہے
وہی سزا ہوئی تجویز بے خطا کے لئے
یہ ضابطہ ہے مکافات کا اور اس کی حدود
نہیں بنائی گئیں فہم نارسا کے لئے

(زمیندار ۱۱- فروری)

## "مدینہ" کا دوسرا اعتراض اور اس کا جواب

"مدینہ" نے دُوسرا اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ "اگر زلزلوں کے آنے کی پیش گوئی نبوت کی دلیل ہے۔ تو ہر شخص یہ کہکر نبی ہو سکتا ہے۔ کہ زلزلے آئیں گے۔ کیونکہ وُہ ہمیشہ کسی نہ کسی ملک میں آتے رہتے ہیں" مطلب یہ کہ وقت اور تاریخ کی تعیین کے بغیر ایسی پیشگوئی کرنا ایک ایسی بات ہے۔ جسے ہر شخص کر سکتا ہے۔ اور اس کا خدا تعالےٰ سے علمِ غیب پانے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ لیکن یہ اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہی نہیں۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی پڑتا ہے۔ قرآن پاک میں متعدد ایسی پیشگوئیاں ہیں۔ جن کا کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا۔ قرآن شریف میں عربوں کے لئے جب عذاب کی پیشگوئی کی گئی۔ تو انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ سوال کیا۔ کہ ہم پر وُہ عذاب کب آئے گا۔ تو اس کا خدا تعالےٰ کی طرف سے جو جواب دیا گیا وُہ یہ ہے۔ ویقولون متیٰ ھذا الوعد ان کنتم صٰدقین قل انما العلم عند اللہ و انما انا نذیر مبین۔ یعنی کافر سوال کرتے ہیں۔ کہ اگر سچے ہو۔ تو بتاؤ۔ ہم پر عذاب کب آئے گا۔ ان سے کہدو۔ کہ اس بات کا علم خدا کو ہی ہے۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ میں تو تمہیں صرف خدا کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔ پھر کفار کے اصرار پر آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے یہی جواب دینے کا ارشاد ہوُا۔ کہ قل ما ادری اقریب ام بعید یعنی میں نہیں جانتا۔ کہ یہ عذاب جلدی آئے گا۔ یا دیر میں۔ اسی طرح توریت میں بخت نصر اور طیطوس رومی کی نسبت جو پیشگوئی تھی۔ اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ پھر انجیلی پیشگوئیاں جو زلازل اور جنگوں کے بارے میں ہیں۔ ان میں وقت کی کونسی تعیین کی گئی ہے۔ اسی طرح جس پیشگوئی کے رُو سے عام مسلمان جن میں "مدینہ" کے متعلقین بھی شامل ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے آنا مانتے ہیں۔ اس میں آمد کا کونسا وقت بتایا گیا ہے۔ پس اس قسم کے اعتراض محض قلت تدبر علوم دینی سے ناواقفیت کا نتیجہ ہیں۔ اور ان کی زد اسلام۔ قرآن پاک اور تمام گزشتہ انبیاء پر پڑتی ہے۔ لیکن افسوس کہ مسلمان کہلانے والوں کو اس کی کوئی پروا نہیں۔

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

یہ تو صحیح ہے۔ کہ زلزلے کسی نہ کسی ملک میں آتے رہتے ہیں لیکن مدیر "مدینہ" دیانتداری کے ساتھ فرمائیں کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف یہی کہا تھا۔ کہ "زلزلے آئیں گے" اور آپ کی پیشگوئیوں میں ایسی باتیں درج نہیں۔ جو خالصۃً غیب سے تعلق رکھتی ہیں۔ مانا کہ ہر شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ زلزلے آئیں گے۔ لیکن خدا را انصاف کیجئے۔ کیا ہر شخص یہ بھی کہہ سکتا ہے۔ کہ بعض ان میں سے قیامت کا نمونہ ہونگے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرندچرند بھی باہر نہیں ہونگے۔ اور زمین پر اس قدر تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوُا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہو گی۔ اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وُہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ ... نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"

### خارق عادت باتوں کی اطلاع

غرضکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیشگوئی کو اس قدر تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اور اسکی اس قدر نشانیاں بیان کی ہیں۔ کہ کوئی دیانتدار انسان صرف یہ کہکر کہ "ہر شخص یہ کہکر نبی ہو سکتا ہے۔ کہ زلزلے آئیں گے۔ کیونکہ وُہ ہمیشہ کسی نہ کسی ملک میں آتے رہتے ہیں" ان کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زلزلہ کے متعلق پیش گوئی ایسے رنگ میں بیان فرمائی ہے۔ کہ کوئی صاحب عقل و دانش اس کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ ایسی بات ہے جسے ہر شخص اس اُمید پر کہ زلزلے کسی نہ کسی ملک میں آتے ہی رہتے ہیں یہ کہدے کہ زلزلے آئیں گے۔ جب ایک پیشگوئی میں خارق عادت باتیں بیان ہوں۔ اور وُہ ایسے امور پر مشتمل ہو۔ کہ عام طور پر وُہ ظہور پذیر نہ ہوتے ہوں۔ پھر وُہ بعینہ اسی رنگ میں پوری ہو جائیں اور دُنیا تسلیم کرے۔ کہ واقعی ایسا ہی ہوُا ہے۔ جیسا کہ زلزلہ کے متعلق اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر ہندو۔ عیسائی۔ اور غیر احمدی اخبارات نے متفقہ طور پر تسلیم کیا۔ کہ طوفان نوح کی یاد تازہ ہو گئی۔ اور کہ ارضِ لوط کا واقعہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ تو پھر یہ بات شیوہ ایمانداری سے قطعاً بعید ہے۔ کہ ایسے زبردست نشان پر دیانتداری کے ساتھ غور کرنے کی بجائے یہ کہدیا جائے۔ کہ ہر شخص ایسا کر سکتا ہے۔ اگر ہر شخص ایسا کر سکتا ہے۔ تو مدیر "مدینہ" سے ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ وُہ دس بیس ہی ایسے لوگوں کے نام پیش کرے۔ جنہوں نے اس رنگ میں زلزلہ آنے سے قبل خبر دی ہو۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی۔ اور ساتھ ہی اس کی اس قدر تفصیلات بھی بیان کی ہوں۔ جیسی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی میں درج ہیں۔

### اللہ تعالےٰ کی سُنت

دراصل اس قسم کے اعتراضات کرنے والے ہر نبی اور مامور کے زمانہ میں موجود رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اب اعتراض کرنے والے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دیگر انبیاء کرام کی بے شمار پیشگوئیوں میں سے کوئی ایک بھی ایسی پیش نہیں کر سکتے۔ جس پر نہ ماننے والوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اعتراض نہ کیا ہو اگر اللہ تعالےٰ چاہے۔ تو بے شک وُہ ایسے رنگ میں اپنے انبیاء کی صداقت کے نشانات ظاہر کر سکتا ہے۔ کہ کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہ رہے۔ لیکن ایسی حالت میں ایمان لانا انسان کی کوئی خوبی نہیں ہو سکتی۔ پس اللہ تعالےٰ انبیاء کی پیشگوئیوں میں اخفاء کا پہلو بھی رکھتا ہے۔ تا انسان کو ایمان بالغیب کا موقعہ دے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جہاں وُہ انبیاء کی پیشگوئیوں میں ایسے خارق عادت امور اور غیب کی ایسی اہم خبریں بتا دیتا ہے۔ جن کے پورا ہونے پر دل میں خشیت اللہ رکھنے والے یقین کر لیتے ہیں کہ یہ باتیں فی الواقعہ خدا ہی کی طرف سے ہیں۔ وہاں فرزندانِ ظلمت کی آسمانی نور کی تاب نہ لانے والی آنکھیں کوئی نہ کوئی تیرہ و تار گوشہ ڈھونڈ لیتی ہیں۔

---

## جماعت احمدیہ کی اہمیت آریوں کی نظر میں

اندرونی اور بیرونی مخالفین کی مخالفتوں کے باوجود خدا تعالےٰ جماعت احمدیہ کو روز بروز جس قدر ترقی دے رہا ہے۔ اس کا اقرار کرنے پر بعض اوقات مخالفین خود مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور انہیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ ہماری سر توڑ کوششیں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی میں حائل نہیں ہو سکتیں۔ اور یہ جماعت زیادہ سے زیادہ اہمیت۔ اثر اور کامیابی حاصل کرتی جا رہی ہے۔ اسی بات کا اعتراف آریہ اخبار "پرکاش" نے احمدی جگت پر ایک سرسری نظر" کے مستقل عنوان سے کرنا شروع کیا ہے۔ اگرچہ وُہ اس عنوان کے ماتحت جماعت احمدیہ کے خلاف بے ہودہ طعن و تشنیع۔ اور نہایت لغو اعتراضات شائع کرتا ہے۔ لیکن اس کا ہر ہفتہ کے لئے یہ مستقل عنوان مقرر کرنا ہی بتاتا ہے۔ کہ وُہ جماعت احمدیہ کی خداداد طاقت اور اثر کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ خیال کرتا ہے۔ اتنا زیادہ کہ ساری "مسلم دُنیا" کے مقابلہ میں اس کی اہمیت زیادہ سمجھتا ہے۔ چنانچہ "احمدی جگت پر ایک سرسری نظر" پہلے اور "مسلم دُنیا کی سیر" بعد میں پیش کرتا ہے۔ جیسا کہ ۸۔ فروری کے "پرکاش" سے ظاہر ہے۔

اگرچہ اس عنوان کے ماتحت "پرکاش" کی بدزبانی اور درشت کلامی نہایت ہی قابل افسوس ہے مگر اس میں بھی ہمیں اپنی کامیابی کی جھلک نظر آ رہی ہے۔ اگر آریوں میں یہ احساس نہ پیدا ہوتا۔ کہ جماعت احمدیہ غیر معمولی ترقی کر رہی۔ اور مخالفین اسلام خصوصاً آریوں کو مسلمانوں کے متعلق منصوبوں اور بُرے ارادوں میں ناکام بنانے کے سامان مہیا کر رہی ہے۔ تو کبھی "پرکاش" کو "احمدی جگت پر سرسری نظر" ڈالنے کی مستقل ضرورت پیش نہ آتی۔

---

# سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ قادیان بابت سنہ ۱۹۳۳ء

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے لجنہ اماء اللہ قادیان کی کارگذاری کے متعلق مندرجہ ذیل سالانہ رپورٹ بغرض اشاعت موصول ہوئی ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقامی لجنہ نہایت سرگرمی سے تبلیغ احمدیت میں مصروف ہے۔ اور حتی الوسع کوشش کرتی ہے۔ کہ تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ دے۔ ہفتہ واری اجلاسوں کے ذریعہ عموماً اس روح کو تازہ رکھا جاتا ہے۔ مفید تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور یوم التبلیغ و یوم النبی وغیرہ اہم مواقع پر پوری سرگرمی جوش اور اخلاص سے کام کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ ایک نہایت ہی خوشکن امر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کے نتائج بھی بہترین پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے بیرونی لجنات کے سامنے لجنہ اماء اللہ قادیان کا نمونہ پیش کرتے ہوئے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں اضافہ کریں گی

ایڈیٹر

سب سے پہلے میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں۔ کہ اس نے مجھے لجنہ اماء اللہ قادیان کی سالانہ رپورٹ پیش کرنے کا ایک اور موقعہ عطاء فرمایا۔ اور توفیق دی ہے۔ کہ ہم اپنے کام کا ایک اور سال ختم کر کے اگلے سال کے کام کی تیاری کی طرف متوجہ ہوں اور میں دعا کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں آئیندہ سال گذشتہ کی نسبت بھی زیادہ بہتر کام کرنے کی توفیق دے۔ اور ہماری کمزوریوں کو دور کر کے ہمیں اپنی رضا کے راستوں پر چلائے۔ آمین

## دفتری کام اور کارکن

سال زیر رپورٹ میں خدا کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کے کام نے خاصی ترقی کی ہے۔ اور ممبرات حتی الوسع تن دہی اور باقاعدگی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیتی رہی ہیں۔ کام کے لحاظ سے ممبرات میں خاص طور پر قابل ذکر استانی مریم بیگم صاحبہ بیوہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم اور اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم ہیں جنہوں نے لجنہ کے کام کو نہایت محنت اور جانفشانی اور شوق کے ساتھ سرانجام دے کر ہم سب کے لئے ایک عمدہ نمونہ قائم کیا ہے۔ دوسری ممبرات بھی شوق اور اخلاص کے ساتھ کام کرتی رہی ہیں فجزاھن اللہ خیراً سال زیر رپورٹ میں خاکسار بدستور لجنہ کی سکرٹری رہی۔ سوائے ایک قلیل عرصہ کے جبکہ میرے قادیان سے باہر جانے کی وجہ سے میری جگہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ نے نائبہ کے فرائض سرانجام دے کر شکریہ کا موقعہ دیا۔ لجنہ کی صدر بدستورہ ہمشیرہ محترمہ ام ناصر احمد رہیں۔ بہنیں ان سب کے لئے اور ان کے ساتھ دوسری کارکن خواتین کے لئے نیز اس عاجزہ کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے آئیندہ بھی ہمیں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے ÷

## تعداد ممبرات اور اجلاس

اس وقت لجنہ اماء اللہ قادیان کی ممبرات کی تعداد خدا کے فضل سے ۵۴ ہے۔ مگر یہ تعداد بہت کم ہے۔ میں امید کرتی ہوں۔ کہ دوسری بہنیں بھی اس میں شامل ہو کر ہمارا ہاتھ بٹائیں گی۔

لجنہ کا اجلاس معمولاً ہر مہینہ میں چار دفعہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کبھی کبھی حسب ضرورت غیر معمولی اجلاس بھی ہوتے رہتے ہیں۔ گذشتہ سال کل اجلاس ۵۲ ہوئے۔ اور کئی ریزولیوشنز پاس کئے گئے ÷

## تبلیغی کام

لجنہ کو خدا کے فضل سے تبلیغی کام کی طرف خاص توجہ ہے اور ممبرات اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ کا کام کرتی رہتی ہیں۔ سال زیر رپورٹ میں حسب دستور سیرۃ النبیؐ کا جلسہ قادیان میں زیر اہتمام لجنہ منعقد ہوا۔ اور خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ حاضرات کی تعداد جن میں غیر مسلم عورتیں بھی کثرت سے شامل تھیں۔ سات آٹھ سو کے قریب تھی۔ یوم التبلیغ میں بھی لجنہ نے خاص طور پر حصہ لیا ہندو اور سکھ خواتین کے ہاں جانے کے علاوہ اچھوت کہلانے والی قوم کے محلہ میں بھی ممبرات اور دوسری بہنوں نے جا کر انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے بہت سی عورتوں نے اسلام قبول کیا۔ اور کئی غیر احمدی عورتوں نے بیعت کی فالحمد للہ علیٰ ذالک ممبرات نے مفید لٹریچر خرید کر اسے مفت تقسیم کیا۔ نیز ہر مہینہ کی دس تاریخ کو ایک جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ جس میں کسی مرد کی تقریر ہوتی ہے۔ نیز مستورات کی مختلف مضامین پر تقاریر ہوتی ہیں ÷

## تعلیم و تربیت

تعلیم و تربیت کے کام کی طرف بھی سال زیر رپورٹ میں لجنہ نے بہت توجہ کی۔ عورتوں میں بعض عادات و رسوم کی اصلاح کے لئے کئی تدابیر اختیار کی گئیں۔ اور تربیت کے نقطۂ نگاہ سے بعض اصلاحات کی طرف بہنوں کو توجہ دلائی گئی۔ نیز نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے جو تجاویز اور مشورہ جات موصول ہوتے رہے ہیں۔ اس کے مطابق احمدی مستورات میں تحریک کی جاتی رہی۔ خصوصاً پردہ کے متعلق صحیح اسلامی تعلیم کی پابندی اور برقعہ کی اصلاح کے متعلق تحریکات کی گئیں۔ لجنہ کے تعلیمی بورڈ نے مدرسہ نبات کا معائنہ کیا۔ اور مناسب اصلاحات کی طرف نظارت تعلیم و تربیت کو توجہ دلائی۔ نیز یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ اس سال سے نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ جماعت دہم کی طالبات کا آخری دینیات کا امتحان نظارت کے انتظام میں ہوا کرے۔ چنانچہ اس سال اس انتظام کے ماتحت پہلا امتحان ہوا جس سے دینیات کی تعلیم میں بہت اصلاح کی توقع ہے۔

## امۃ الحی لائبریری

جیسا کہ بہنوں کو معلوم ہے۔ لجنہ کے اہتمام میں قادیان میں ایک زنانہ لائبریری قائم ہے۔ جس کا نام امۃ الحی لائبریری ہے۔ یہ لائبریری سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ کی یاد میں قائم کی گئی ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جملہ کتب کے علاوہ دوسرے بزرگان سلسلہ کی تصنیفات بھی موجود ہیں۔ اور دوسری ہر قسم کی ادبی۔ تاریخی اور علمی کتب بھی ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد قریباً ڈیڑھ ہزار ہے۔ اس کے علاوہ مختلف رسالہ جات بھی آتے ہیں اور اخبار "الفضل" بھی جاری ہے۔ یہ لائبریری ہفتہ میں تین دن کھولی جاتی ہے۔ ہفتہ اور منگل کے دن عام خواتین کے لئے مقرر ہیں۔ اور جمعہ کا دن ممبرات لجنہ کے لئے لیکن افسوس ہے۔ کہ اس سال خواتین میں کتب بینی کا شوق نسبتاً کم پایا گیا۔ اور لائبریری کی نئی ممبرات بھی کم بنی ہیں۔ یہ کمی بہت قابل افسوس ہے۔ کیونکہ لائبریری ہمارے کام کا ایک ضروری حصہ ہے۔ اور بوجہ علمی ترقی کا نہایت عمدہ ذریعہ ہونے کے بہنوں کو اس کی طرف خاص توجہ چاہیئے۔ میں امید کرتی ہوں۔ کہ بہنیں آئیندہ سال اس کمی کو پورا کرنے کی طرف زیادہ توجہ دیں گی۔ نیز اگر کوئی بہن اس لائبریری کے لئے مفید کتب ہدیۃً دینا چاہیں۔ تو وہ بہت شکریہ کے ساتھ لی جائیں گی

## تصنیفی خدمت

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ احمدی بہنیں اب تصنیف کے کام میں زیادہ دلچسپی لینے لگ گئی ہیں۔ چنانچہ اس سال "الفضل" کے خاتم النبیین نمبر کے لئے بہت سی بہنوں نے جن میں سے بعض لجنہ کی ممبر ہیں۔ مفید مضامین لکھے۔ اسی طرح ہمارے زنانہ اخبار "مصباح" میں بھی وقتاً فوقتاً بعض بہنوں کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ امید ہے۔ آئیندہ دوسری بہنیں بھی اس کی طرف توجہ کریں گی۔

## دستکاری اور صنعت و حرفت

لجنہ اماء اللہ کے فرائض میں سے ایک فرض یہ بھی ہے۔ کہ احمدی مستورات میں دستکاری اور صنعت و حرفت کا شوق پیدا کر کے اس فن کو ترقی دے۔ اور اس غرض سے لجنہ کی طرف سے

قادیان میں ایک سالانہ نمائش کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ ابتدا میں تو یہ نمائش بہت کامیاب رہی۔ اور امید کی جاتی تھی۔ کہ بہت جلد وہ ایک مستقل بنیاد پر قائم ہو کر احمدی مستورات کے واسطے کام کا ایک مفید راستہ کھولدے گی۔ چنانچہ شروع شروع میں مختلف مقامات سے بہنوں نے اس نمائش میں اپنی تیار کردہ چیزیں بھیج کر اپنے شوق کا ثبوت بھی دیا۔ لیکن نہایت افسوس ہے۔ کہ اس سال بہنیں اس فرض کی طرف سے عملاً بالکل غافل رہی ہیں۔ شائد اس میں کچھ غلطی دفتر لجنہ کی بھی ہو۔ کہ اس کی طرف سے اخبار میں بروقت اور بار بار توجہ نہیں دلائی گئی۔ لیکن جو کام مستقل طور پر جاری ہو۔ اور ہر سال ہوتا ہو۔ اس کے متعلق بہنوں کو یاددہانی کی چنداں ضرورت نہیں ہونی چاہیئے۔ اور میں امید کرتی ہوں۔ کہ آئندہ اس معاملہ میں بہنیں زیادہ شوق اور دلچسپی کا ثبوت دیں گی۔ اس سال نمائش میں صرف قادیان کی بعض بہنوں اور مدرسہ بنات سیالکوٹ کی طرف سے بعض چیزیں موصول ہوئی ہیں۔ دوسری بہنوں کی بے توجہی بہت ہی قابل افسوس بات ہے اور زیادہ افسوس اس لئے ہے۔ کہ اس نمائش کا منافع تبلیغ جیسے مبارک اور اہم کام پر خرچ ہوتا ہے۔ اور جن بہنوں نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ انہوں نے گویا ایک طرح سے تبلیغ کی طرف سے بھی سستی برتی ہے۔ خدا کرے کہ آئندہ سال ہم اس کمی کو پورا کر کے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دے سکیں ؛

## عام صحت و انتظام ہسپتال

لجنہ کی طرف سے یہ کوشش بھی کی جاتی ہے۔ کہ احمدی مستورات کی صحت کا خیال رکھا جائے۔ اور مستورات کے علاج معالجہ کا انتظام مکمل کیا جائے۔ اس بات میں لجنہ نے سال زیر رپورٹ میں کوئی خاص کام تو نہیں کیا۔ البتہ قادیان کے نور ہسپتال میں ایک ٹرینڈ نرس کا انتظام ہو جانے سے اس کام میں ایک حد تک فائدہ پہنچا ہے۔ بہنیں یہ خبر بھی خوشی سے سنیں گی۔ کہ بعض احمدی لڑکیاں ڈاکٹری تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اور امید ہے ان کے کامیاب ہونے پر مستورات کے علاج معالجہ کے کام میں بہت آسانی پیدا ہو جائیگی

## امداد غربا و یتامیٰ

لجنہ کا ایک کام غرباء اور یتامیٰ کی امداد ہے۔ سو الحمد للہ اس سال بھی یہ کام خیر و خوبی کے ساتھ انجام پایا۔ اور بہت سے یتیم اور غریب بچوں کی لجنہ کی طرف سے امداد کی گئی۔ معمول کے طور ہر تیسرے ماہ میں لجنہ کی طرف سے خورد سال یتامیٰ کی دعوت کی جاتی ہے۔ جس میں ممبرات خود ساتھ بیٹھ کر یتیم بچوں کو کھانا کھلاتی ہیں۔ جس کی غرض علاوہ یتامیٰ کو کھانا کھلانے کے جو خود ایک ثواب کا کام ہے۔ یہ بھی ہے۔ کہ یتامیٰ کے حالات اور ضروریات سے آگاہی حاصل کی جائے۔ اور انہیں پستی کے خیالات سے بچایا جائے ؛

## سالانہ چندہ

اس سال لجنہ نے مختلف مدات کا چندہ آٹھ سو چھہتر روپے نو آنے جمع کر کے داخل خزانہ کرایا۔ لوکل خرچ جو چندہ سے کیا گیا۔ وہ اس میں شامل نہیں ہے۔

## بیرونی لجنات

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ اب آہستہ آہستہ قادیان سے باہر بھی لجنات قائم ہو رہی ہیں۔ مگر ابھی تک یہ کام زیادہ باقاعدہ نہیں ہوا۔ اور مرکزی لجنہ کے ساتھ بیرونی لجنات کا تعلق ابھی تک زیادہ پختہ صورت میں قائم نہیں۔ بیرونی لجنات میں خاص طور پر قابل ذکر سیالکوٹ اور لاہور کی لجنات ہیں۔ جن کا کام خدا کے فضل سے بہت اچھا رہا ہے

امید ہے باقی لجنات بھی ان سے سبق حاصل کر کے اپنے اندر زندگی پیدا کرنے کی کوشش کریں گی۔ اور اپنے کام کی رپورٹیں مرکزی لجنہ میں بھجوا کر ممنون کیا کریں گی

## محترمہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ

میں اپنی رپورٹ کو ہمشیرہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی وفات کا ذکر کرنے کے بغیر ختم نہیں کر سکتی۔ جو لجنہ کی ایک نہایت مخلص اور قابل قدر ممبر تھیں۔ اور جن کی وفات سے لجنہ کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت حصول تعلیم میں مصروف تھیں۔ اور مرحومہ کے وجود سے لجنہ کو بہت سی امیدیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

لجنہ نے مرحومہ کی یادگار کے لئے یہ تجویز کی ہے۔ کہ قادیان میں ان کے نام پر ایک زنانہ ہال یا اسی قسم کی کوئی اور یادگار قائم کی جائے۔ جس کے متعلق تفصیلی غور ہو رہا ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ تو آئندہ سال کی رپورٹ میں اس کے متعلق کسی عملی کارروائی کا ذکر کیا جا سکے گا ؛

آخر میں میں اپنی سب بہنوں سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کے ماتحت کام کرنے اور اسلام اور احمدیت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری کمزوریوں کو دور کر کے ہمیں اس راستے پر چلائے۔ جو حقیقی کامیابی اور فلاح کا راستہ ہے

آمین ثم آمین یا رب العالمین

خاکسار

ام طاہر سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

---

# حضرت مسیح موعودؑ کے دو کشوف کی حقیقت

# تمثیلی طور پر خدا تعالیٰ کو دیکھنا

اور

# زمین و آسمان پیدا کرنا

## خدا تعالیٰ کو متمثل دیکھنا

مقدمہ بہاولپور میں مختار مدعیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف پر جس میں خدا کو دیکھنے اور خدا کے کاغذ پر دستخط کرنے کا ذکر ہے۔ یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ اس سے خدا تعالیٰ کو جسمانی ماننا پڑتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ جسمانیات سے پاک ہے۔ اور اس کی تشبیہ کسی سے نہیں ہو سکتی۔ لہذا ایسے کشف کو صحیح ماننے والا کیونکر لا الٰہ الا اللہ کا معتقد ہو سکتا ہے ؛

## معترض کی مغالطہ دہی

مگر یہ مختار مدعیہ کا ایک مغالطہ ہے۔ کیونکہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف طور پر لکھا ہے "کہ میں نے تمثیلی طور پر خدا تعالیٰ کو دیکھا" اور بطور تمثل خواب میں خدا تعالیٰ کو دیکھنا ہرگز قابل اعتراض نہیں۔ اور اس سے کسی طرح خدا تعالیٰ کا تشبہ بالجسمانیات ثابت نہیں ہوتا۔ اور تمثل کے طور پر خدا تعالیٰ کو خواب میں دیکھنا اولیاء اللہ سے ثابت ہے ؛

## سید عبد القادر صاحب جیلانی کی شہادت

چنانچہ حضرت سید عبد القادر صاحب جیلانی فرماتے ہیں

"رأیت رب العزۃ فی المنام علی صورۃ امی" (بحر المعانی صفحہ ۱۴۶)

کہ میں نے اپنے رب کو اپنی ماں کی صورت پر دیکھا۔ مختار مدعیہ کے قول کی رو سے حضرت سید عبد القادر صاحب جیلانیؒ بھی نعوذ باللہ من ذالک مشرک اور کافر و مرتد ٹھہرتے ہیں ؛

## علماء دیوبند کی افسوسناک حالت

مجھے علماء دیوبند کے متعلق اس اعتراض کا جو حنفی سنی علماء نے ان پر کیا ہے۔ یقین نہ آتا۔ کہ وہ بزرگوں کی وقعت و عظمت نہیں کرتے۔ لیکن مختار مدعیہ کے ان اعتراضات نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ اعتراض بے حقیقت نہیں ہے۔ کیونکہ اکابر علماء امت جن امور کو لکھتے۔ اور انہیں انسانی کمالات میں شمار کرتے ہیں۔ انہی کو دیوبندی علماء نے شرک و کفر و ارتداد قرار دیا ہے۔ میں اس موقعہ پر بیسیوں بزرگوں کا خدا تعالیٰ کو خواب میں دیکھنا پیش کر سکتا ہوں۔ لیکن بخیال اختصار ایک ایسے شخص کو پیش کرتا ہوں جس کی بزرگی سے

مختار مدعیہ اور اس کے کسی ہمخیال کو بھی انکار کی جرأت نہیں ہو سکتی اور وہ مولوی محمد قاسم صاحب بانئے مدرسہ دیو بند ہیں۔ جن کے غلامانِ غلام ہونے پر مختار مدعیہ ۲ نے عدالت کے روبرو فخر و مباہات کا اظہار کیا ہے۔

## مولوی محمد قاسم صاحب کا رویاء

سوانح عمری مولوی محمد قاسم صاحب مولفہ مولوی محمد یعقوب صاحب نانوتوی کے صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے۔ کہ جناب مولوی محمد قاسم صاحب نے ایام طفلی میں یہ خواب دیکھا۔ کہ گویا میں اللہ جلشانہ کی گود میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ان کے دادا نے یہ تعبیر فرمائی۔ کہ تم کو اللہ تعالےٰ علم عطا فرمائے گا۔ اور بہت بڑے عالم ہوں گے۔ اور نہایت شہرت حاصل ہوگی۔" مختار مدعیہ کے مسلک کی رو سے یہ خواب ان کے آقا مولوی محمد قاسم صاحب کو مشرک اور کافر و مرتد قرار دیتا ہے۔ کیونکہ اس سے بقول مختار مدعیہ اللہ تعالےٰ کا مجسم ہونا پایا جاتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ کی گود کے الفاظ اس کا جسمانیات سے تعلق ظاہر کرتے ہیں۔

## غیر احمدی اپنے مسلّمات کی رُو سے ملزم ہیں

مختار مدعیہ اور گواہانِ مدعیہ خود مانتے ہیں۔ کہ ہر شب آخری حصہ میں خدا تعالےٰ دنیا کے آسمان پر نزول فرماتا ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۹ بخاری و مسلم و ترمذی جلد ۱ صفحہ ۵۹) پھر ان کے نزدیک خدا تعالےٰ کا ہنسنا بھی ممکن ہے۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۹۲ باب اثبات الشفاعۃ و ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۳۹) اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی ننگی کرے گا۔ ان کے نزدیک یہ سب کچھ ممکن اور خدا تعالےٰ کی شان کے مناسب لیکن اگر محال اور خدا کی شان کے منافی ہے تو اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تمثیلی طور پر کشف میں دیکھنا؟

## رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکاشفہ

معلوم ہوتا ہے مختار مدعیہ نے غالباً اس فتوے کی رو سے جو فقہ کی مشہور و معروف کتاب البحر الرائق جلد ۵ میں لکھا ہے۔ کہ جو شخص کہے۔ میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا۔ وہ کافر ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافر قرار دینے کے شوق میں یہ اعتراض کیا تھا۔ اور اسے یہ خبر نہیں تھی۔ کہ خیر سے مولوی محمد قاسم صاحب بھی خواب دیکھ چکے ہیں۔ پھر علماء و اولیاء ہی نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے رب کو بے ریش نوجوان کی صورت پر دیکھا جس کے بال کانوں کی لو تک تھے۔ اور پاؤں میں سونے کا جوتا تھا اور حافظ سیوطیؒ نے لکھا ہے۔ کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۱۶۳) اسی طرح بحر المعانی مصنفہ حضرت سید محمد بن نصیر الدین کے صفحہ ۵ میں یہ روایت لکھی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ رأیت ربی لیلۃ المعراج علی صورۃ شباب امرد" یعنے میں نے معراج کی رات اپنے رب کو بے ریش نوجوانوں کی شکل پر دیکھا۔ معلوم نہیں مختار مدعیہ اپنے اس مسلک کے لحاظ سے کہ خدا تعالےٰ کو خواب میں دیکھنے والا مشرک اور کافر مرتد ہے۔ اور اگر وہ کروڑ مرتبہ بھی کلمہ پڑھے۔ تو قابل قبول نہیں۔ اس حدیث کو دیکھنے کے بعد کیا فتوےٰ دیگا؟

## کیا حضرت مسیح موعودؑ نے دعوئے الوہیت کیا؟

مختار مدعیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف سے جس میں آپ نے دیکھا۔ کہ میں خود خدا ہوں۔ (کتاب البریہ و آئینہ کمالات اسلام) یہ استدلال کیا ہے۔ کہ بانئ جماعت احمدیہ (نعوذ باللہ) خدا ہونے کے مدعی ہیں۔ کیونکہ آپ نے فرمایا۔ کہ اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی میں الوہیت نہیں ہو سکتی۔ ولی ہو یا نبی اور ایسا شخص جو یہ کہتا ہو۔ وہ اگر کروڑ مرتبہ بھی لا الہ الا اللہ کہے۔ تو وہ قابل قبول نہیں۔ اس لئے مرتد ہوا۔ اور اس کا نکاح فسخ ہونا چاہیئے

## رویاء کو حقیقت پر محمول نہیں کیا جا سکتا

یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کشف اور رویاء سے کبھی یہ نہیں سمجھا۔ کہ آپ خدا بن گئے ہیں۔ اور نہ کبھی آپ نے خدا ہونے کا دعوےٰ کیا۔ بلکہ یہ ایک نہایت ناپاک اور ذلیل مغالطہ ہے۔ جو روز روشن میں عدالت کے سامنے پیش کیا گیا جس امر کو مختار مدعیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کیا ہے۔ وہ آپ کا عقیدہ نہیں۔ بلکہ وہ ایک رویاء ہے۔ چنانچہ جو الفاظ مختار مدعیہ نے آئینہ کمالات اسلام سے پڑھے ہیں۔ ان میں بھی یہ امر موجود ہے۔ کہ

"میں نے خواب میں دیکھا۔ اور خواب میں ہی میں نے یقین کیا۔ کہ میں خدا ہوں"

کیا یہ عبارت صاف طور پر نہیں بتاتی۔ کہ اس سے اپنی خدائی کے دعوے کا اظہار مقصود نہیں۔ بلکہ ایک کشف اور رویاء ہے۔ جو تعبیر طلب ہے۔ اور دنیا جانتی ہے۔ کہ جو امر خواب میں دیکھا جائے وہ حقیقت پر محمول کیا جانا ضروری نہیں

## حضرت یوسف علیہ السلام کو چاند سورج اور ستاروں کا سجدہ کرنا

حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں دیکھا۔ کہ چاند سورج اور ستارے مجھے سجدہ کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا۔ یا ابت انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رأیتھم لی ساجدین (یوسف ع ۱) اے میرے باپ میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ اور آیت الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی السموٰت ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم (الحج) سے ثابت ہے۔ کہ ستارے اور سورج و چاند صرف خدا کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور کسی کے لئے نہیں۔ تو کیا مختار مدعیہ یہاں بھی یہ نتیجہ نکال لے گا۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو رویاء میں سورج اور چاند اور ستاروں کو اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا۔ تو انہوں نے درحقیقت خدائی کا دعوےٰ کیا

## عالم رویاء اور عالم بیداری میں فرق

اصل بات یہ ہے۔ کہ رویا میں ایسے نظارے دکھلائے جاتے ہیں۔ جو اگر عالم اعیان میں ہوں۔ تو بالکل شریعت کے خلاف ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رویاء میں دیکھنا۔ کہ آپ کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں (بخاری کتاب الرویاء، ومسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۵ مصری کتاب الرویاء) حالانکہ سونے کا پہننا مرد کے لئے جائز نہیں۔ بلکہ حرام ہے۔

اسی طرح ارشاد رحمانی میں مولانا فضل الرحمان صاحب کے متعلق ان کے مرید اور دیو بندیوں کے مسلمہ مقتدا مولوی محمد علی صاحب مونگھیری لکھتے ہیں:۔

آپ نے فرمایا۔ ہم نے ایک مرتبہ خواب دیکھا۔ کہ اپنی والدہ سے صحبت کی۔ اور اپنے بھائی کو مار ڈالا۔ یہ دیکھ کر ہم بہت گھبرائے۔ حضرت (شاہ محمد آفاق قدس سرہ) سے عرض کیا۔ فرمایا اس خواب کا دیکھنے والا ولی ہوگا۔ ماں کی صحبت سے اشارہ خاکساری ہے۔ اور بھائی کے قتل سے مراد نفس کا مار ڈالنا ہے۔ صوفیہ نے لکھا ہے۔ کہ تا از مادر خود جفت نشود و برادر خود نہ کشد کامل نہ نشود۔ میں نے عرض کیا۔ کہ حضرت عرصہ ہوا۔ والدہ سے صحبت کرتے ہوئے تو میں نے بھی اپنے آپ کو دیکھا تھا۔ مگر بھائی کا قتل مجھے یاد نہیں پڑتا۔ فرمایا کہ اتنی ہی کسر ہے۔ (ارشاد رحمانی و فضل یزدانی صفحہ ۵۰) اور بھی ایسی مثالیں بہت سی موجود ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: رأیت ربی فی صورۃ شاب امرد قطط لہ وفرۃ من شعر وفی رجلیہ نعلان من ذھب (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۱۶۳) یعنے میں نے اپنے رب کو ایک بے ریش جوان کی شکل میں دیکھا جس کے بال کان کی لو تک پہنچے ہوئے تھے۔ اور اس کے پاؤں میں سونے کا جوتا تھا۔ اور اس حدیث کے متعلق علامہ نور الدین علی بن سلطان القاری الھروی کی کتاب المصنوع فی احادیث الموضوع صفحہ ۱۳ مطبوعہ مجتبائی میں لکھا ہے۔ "حدیث ابن عباس صحیح لا ینکرہ الا معتزلی" کہ ابن عباسؓ کی یہ حدیث صحیح ہے اور سوائے معتزلہ کے اس کا کوئی انکار نہیں کرتا۔ اسی طرح علامہ محمد طاہر نے اپنی کتاب تذکرۃ الموضوعات بر حاشیہ المصنوع صفحہ ۸ میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ کیا مختار مدعیہ حضرت یوسف علیہ السلام اور خاص کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رویاء کے متعلق بھی یہی کہے گا۔ کہ نبیوں کا خواب چونکہ وحی ہوا کرتا ہے۔ لہذا حقیقت پر محمول ہونا چاہیئے اور وہ یہ تسلیم کرے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ بے ریش نوجوان کی صورت رکھتا اور سونے کے جوتے پہنا کرتا ہے۔ اور یہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اعتقاد تھا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

## حضرت مسیح موعودؑ کی تشریحات

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف یہی ظاہر نہیں کر دیا۔ کہ یہ خواب ہے بلکہ آئینہ کمالات اسلام میں اس رؤیا کا ذکر کر کے آپ فرماتے ہیں۔

"واعنی بعین اللہ رجوع الظل الی اصلہ وغیوبتہ فیہ کما یجری مثل ھذہ الحالات فی بعض الاوقات علی المحبین"

(آئینہ کمالات اسلام صـ۵۶۴)

یعنی اپنے آپ کو عین اللہ دیکھنے سے ظل کا اپنے اصل کی طرف رجوع اور اس میں غائب اور محو ہو جانا مراد ہے۔ جیسا کہ اس قسم کے حالات بعض اوقات عاشقان الٰہی پر طاری ہو جاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ یہ واقعہ آپ کے ساتھ ہی مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے مقربان بارگاہ الٰہی بھی اس سے مشرف ہوتے رہے ہیں چنانچہ آپ نے اس رویاء میں یہ دیکھا۔

"کہ میں خود خدا ہوں۔ اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا۔ اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا ہوں۔ یا اس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو۔ اور اسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو۔ یہاں تک کہ اس کا کوئی نام ونشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی۔ اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا ہے۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا۔ اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اس کے اعضاء اور میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی۔ میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں محو ہو گیا۔ اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی اور اس کی ربوبیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے۔ سو نہ تو میں رہا اور نہ میری کوئی تمنا باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی۔ میں اس وقت یقین کرتا تھا۔ کہ میرے اعضا میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ اور میں خیال کرتا تھا۔ کہ میں اپنے سارے وجود سے معدوم اور اپنی ہویت سے قطعاً نکل چکا ہوں۔ اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا۔ کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا۔ کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔ اور کہا کہ انا زینا السماء الدنیا بمصابیح۔"

(کتاب البریہ صـ۷۹)

### سید عبدالکریم صاحب جیلی کا کشف

یہ وہ کشف ہے جس پر اعتراض کیا گیا ہے۔ حالانکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا ہے۔ ایسا ہی حضرت سید عبدالکریم جیلی اپنی کتاب الانسان الکامل جلد ۱ صـ۴۲ میں بزبان عربی فرماتے ہیں کہ ان کاملین میں سے جن پر الٰہی صفات کی تجلی ہوئی۔ وہ بھی ہیں۔ اس کے بعد وہ ایک کشف کا ذکر کرتے ہیں۔ جس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔ لکھتے ہیں۔

جب مجھ پر یہ تجلی ہوئی۔ تو میں نے گھنٹی کی آواز سنی۔ پس میرے جسم کی ترکیب وبناوٹ جاتی رہی۔ اور میں اپنے سارے وجود سے معدوم ہو گیا۔ میرا نام ونشان باقی نہ رہا۔ اور اس دباؤ کی شدت کے سبب میں ایک بلند درخت میں لٹکے ہوئے چیتھڑے کی طرح ہو گیا۔ جس کو تند ہوا تھوڑا تھوڑا کر کے اڑائے لے جا رہی تھی۔ میں ظاہر میں سوائے چمکوں اور گرجوں کے کوئی چیز نہ دیکھتا تھا۔ اور بادل انوار برسا رہا تھا۔ اور سمندر آگ سے موجیں مار رہا تھا۔ اور آسمان وزمین ایک دوسرے میں داخل ہو کر مل گئے۔ اور میں سخت اندھیروں میں ہو گیا۔ پس قدرت میرے ذریعہ سے اقوی سے اقوی چیزیں بناتی گئی اور محجوب سے محجوب چیزوں کو پھاڑتی گئی۔ یہاں تک کہ حضرت عزت وجلال کے خیمے مجھ پر لگائے گئے۔ پس اس وقت اشیاء پیدا ہوئیں۔ اور بادل جو دھواں سا تھا۔ صاف ہو گیا۔ اور بعد اس کے کشتی جودی مقام پر ٹھہر گئی۔ آواز دی گئی۔ کہ اے آسمان اور زمین تم دونوں طوعاً یا کرہاً میری اطاعت کرو۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم بخوشی خاطر اطاعت کرتے ہیں۔"

یہ کشف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف سے جس پر مختار مدعیہ نے اعتراض کیا ہے بالکل ہی مطابق ہے۔

کیا مختار مدعیہ اس سے بھی یہی استدلال کرے گا۔ کہ حضرت سید عبدالکریم جیلی نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔

### حضرت مسیح موعودؑ کا عقیدہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اس کشف کا ذکر کر کے آخر میں یہ بھی فرما دیا ہے۔

لا نعنی بھذہ الواقعۃ کما یعنی فی کتب اصحاب وحدۃ الوجود وما نعنی بذالک ماھو مذھب الحلولیین بل ھذہ الواقعۃ توافق حدیث النبی صلی اللہ وسلم اعنی بذالک حدیث البخاری فی مرتبۃ قرب النوافل لعباد اللہ الصالحین (آئینہ کمالات اسلام صـ۵۶۶)

یعنی ہماری مراد اس واقعہ سے یہ نہیں۔ جیسا کہ وحدت وجودیوں کی کتب میں مراد لی جاتی ہے۔ اور نہ ہی ہماری مراد قائلین حلول کا مذہب ہے۔ بلکہ یہ واقعہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے موافق ہے۔ جو بخاری میں اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں کے لئے مرتبہ قرب نوافل میں بیان ہوئی ہے۔

اور وہ بخاری کی حدیث یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا (بخاری کتاب الرقاق باب التواضع جلد ۴ صـ۹۳)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے محبت کرتا ہوں۔ پس جب میں اسے محبت کروں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

### الوہیت مسیح کا بطلان

یہ عجیب بات ہے کہ مختار مدعیہ تو اس رؤیا اور کشف سے دعویٰ الوہیت نکالتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "کتاب البریہ" میں یہی کشف بیان کر کے اس سے مسیح کی الوہیت کا بطلان ثابت کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"اب حضرات پادری صاحبان سوچیں اور غور کریں۔ اور ان الہامات کا یسوع مسیح کے الہامات سے مقابلہ کریں۔ اور پھر انصافاً گواہی دیں کہ کیا یسوع کے وہ الہامات جن سے وہ اس کی خدائی نکالتے ہیں ان الہامات سے بڑھ کر ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اگر کسی کی خدائی ایسے الہامات سے نکل سکتی ہے۔ تو میرے الہامات سے نعوذ باللہ میری خدائی یسوع مسیح کی نسبت بدرجہ اولیٰ ثابت ہو گی۔ اور سب سے بڑھ کر ہمارے سید ومولیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدائی ثابت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ آپ کی وحی میں صرف یہی نہیں کہ جس نے تجھ سے بیعت کی اس نے خدا سے بیعت کی۔ اور نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا۔ اور آپ کے ہر ایک فعل کو اپنا فعل ٹھہرایا ہے۔ اور یہ کہہ کر کہ ماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ آپ کے تمام کلام کو اپنا کلام ٹھہرایا ہے۔ بلکہ ایک جگہ اور تمام لوگوں کو آپ کے بندے قرار دیا ہے۔ یعنی کہہ کہ اے میرے بندو۔" (کتاب البریہ صـ۷۹-۸۰)

### مولانا اسمٰعیل صاحب شہید کا قول

دیوبندیوں کے مسلم مقتدا اور پیشوا جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید اسی کے قریب قریب فرماتے ہیں۔

"اور بفحوائے حدیث انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی (میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں۔ اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے) بعوض قلق اور اضطراب کے کہ جدائی میں اٹھایا تھا خلعت مکالمہ اور خوشی اور سرور اس کو حاصل ہوتا ہے اور اس کی وحشت انس سے بدل جاتی ہے۔ اور مقامات فنا اور بقا کے پردہ اختفا سے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اس وقت دریائے وحدت میں ڈوب کر اس کی عجیب حالت ہو جاتی ہے۔ اور کلمۂ انا الحق (یعنی میں خود خدا ہوں) اور لیس فی جبتی سوی اللہ (یعنی میرے

جبہ میں سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں ہے۔) کہنے لگتا ہے چنانچہ اس کی مثال یہ ہے۔ کہ جب ایک لوہے کے ٹکڑے کو آگ میں ڈالتے ہیں۔ اور آگ چاروں طرف سے اس پر احاطہ کرتی ہے تو اجزائے لطیفہ آگ کے نفس وجوہر لوہے میں اثر کر کے اس کو اپنا ہم شکل اور ہم رنگ اور ہم صفات بنا لیتے ہیں۔ تب جلانا اور بھوننا جو آگ کی خاصیت میں سے ہے۔ اس لوہے کو حاصل ہو جاتا ہے۔ اور ظاہر میں بھی وہ لوہا آگ کے اتصال سے سرخ ہو کر شکل آگ کے بن جاتا ہے۔ اگرچہ در اصل وہ لوہے کا لوہا ہی ہے لیکن بسبب ہجوم آگ کے صرف آثار اور احکام آگ کے اس کو حاصل ہو گئے۔ گو وہ آثار اور احکام ابھی تک بھی آگ ہی کے ہیں۔ لیکن اگر لوہے کی اس وقت زبان ہوتی۔ تو وہ ضرور پکار اٹھتا۔ کہ میں وہ آگ ہوں۔ جس سے کاروبار طباخوں اور لوہاروں اور سناروں وغیرہ ارباب صنائع کے انجام پاتے ہیں پس اسی طرح ہر جذب و کشش رحمانی نفس کاملہ اس طالب کو بحر احدیت کی طرف کھینچتی ہے۔ تو پھر یہ مشت خاک مثل پارہ آہن اپنی اصلیت کو فراموش کر کے کلمۂ انا الحق وغیرہ کہنے لگتا ہے کیا تم نے قرآن مجید میں نہیں پڑھا۔ کہ خضر علیہ السلام نے کہا تھا۔ کہ وما فعلتہ عن امری یعنے (کشتی کا توڑنا وغیرہ) میں نے خود نہیں کیا۔ اور جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ کہ میں اسوقت اپنے بندے کا کان ہو جاتا ہوں۔ کہ سنتا ہے مجھ سے اور میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں۔ کہ دیکھتا ہے مجھ سے۔ اور میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں۔ کہ پکڑتا ہے مجھ سے۔ اور میں اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں۔ کہ چلتا ہے مجھ سے۔ اور میں اس کی زبان ہو جاتا ہوں کہ بولتا ہے مجھ سے۔ مگر یہ بات بہت باریک اور مسئلہ نہایت نازک ہے۔ اس کے پیچھے پڑنا نہیں چاہیئے۔ لیکن جب کسی سالک پر یہ باتیں ظاہر ہوں۔ تو وہ اس سے انکار بھی نہ کرے۔ کیونکہ جب وادیٔ مقدس میں آگ نے کہا تھا۔ انی انا اللہ رب العالمین (یعنے میں رب جہانوں کا ہوں) اگر نفس کاملہ اس اشرف موجودات کا کہ نمونہ ذات الہٰی کا ہے۔ کلمہ انا الحق کہے۔ تو جائے تعجب نہیں ہے۔" (سوانح احمدی ص۸ و ص۹)

## شیخ فریدالدین صاحب عطار کی شہادت

شیخ فریدالدین صاحب عطار سرخیل صوفیاء بایزید بسطامی کے تذکرہ میں فرماتے ہیں۔

(۱) جو شخص حق میں محو ہو جاتا ہے۔ وہ حقیقت میں سراپا حق ہی ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ آدمی خود نہ رہے۔ اور سب کو حق ہی دیکھے تو یہ عجب نہیں ہوتا" (تذکرۃ الاولیاء ص۱۱۹)

(۲) کتاب خزائن اسرار الکلم شرح فصوص الحکم کے مقدمہ کے ص۲۳ - ۲۴ میں لکھا ہے۔

" آیت ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم سے معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عین اللہ تھے۔ اور صحابہ کرام وقت اس بیعت کے مشاہد حق تعالیٰ کے تھے۔ بیچ رسول اللہ صلعم کے۔ کہ مظہر اکمل اس کے ہیں پھر تاکید فرمائی اللہ تعالے نے اس معنے کی۔ اور کہا کہ ہاتھ اللہ کا اوپر ہاتھ صحابہ مبایعین کے۔ پس اس سے معلوم ہوا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عین اللہ ہیں۔ مشاہدے میں صحابہ مبایعین کے اور ہاتھ رسول اللہ صلعم کا ہاتھ اللہ کا ہے۔ اس مشاہدے میں"

## حضرت مسیح موعودؑ کے کشف کی تعبیر

سلف صالحین کے اس قسم کے بہت سے اقوال ہیں لیکن اختصار کی غرض سے انہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور اب میں اس رویاء کی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھی۔ حکمت بتاتا ہوں۔

اس رویاء میں درحقیقت اس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے۔ جو اس مقدمہ میں پیش ہے۔ کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسلمان اور صراط مستقیم پر تھے۔ یا نعوذ باللہ صراط مستقیم سے برگشتہ اور کافر سو یہ رویا جواب ہے اس سوال کا کہ آپ صراط مستقیم پر تھے۔ اور پکے مسلمان تھے۔ چنانچہ آج سے چھ سو سال پیشتر علامہ عبدالغنی النابلسی اپنی کتاب تعطیر الانام فی تعبیر الاحلام" میں لکھتے ہیں۔

" من رأى كانه صار الحق سبحانه وتعالى اهتدى الى الصراط المستقيم " (جلد ا ص۹)

یعنے جو شخص دیکھے۔ کہ گویا وہ خود خدا ہو گیا ہے۔ تو وہ صراط مستقیم کی طرف ہدایت پا گیا۔ یعنے وہ صراط مستقیم پر ہو گا۔ یہ تعبیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود نہیں لکھی۔ بلکہ آپ کے وجود سے کئی سو سال پیشتر کی لکھی ہوئی ہے۔ اور اس حوالے سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ خواب میں انسان اپنے آپ کو خدا دیکھ سکتا ہے ؎

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

## توحید الہٰی کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا اعتقاد

یہ تو ایک کشف تھا۔ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ دربارۂ توحید الہٰی درج کرتا ہوں۔ آپ کا الہام ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے

ا "تو کہدے کہ اے لوگو میں تمہاری مانند ایک بشر ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے۔ اور تمام خیر قرآن میں ہے۔" (دافع البلاء ص۱۱)

ب " اے سننے والوں سنو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اس کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔۔۔ وہ وہی وحدہ لاشریک ہے۔ جس کا کوئی بیٹا نہیں۔ اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہی بے مثل ہے۔ جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں" (الوصیت ص۹)

# احمدی مبلغ کی روانگی

تم نے مجھے پھولوں سے لاد دیا۔ میرے گلے میں پھولوں کے ہار اس کثرت سے پڑے ہیں۔ کہ میں رنگین پھولوں کا مجسمہ بن گیا۔ میں آپ کی یہ نذر اخلاص قبول کرتا ہوں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ میں ایسے پھولوں کو پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ میرا سفر بہت لمبا ہے۔ مجھے ستاروں کی بلندی سے بھی دور جانا ہے۔ راستے میں یہ پھول مرجھا جائیں گے۔ اور ان کی خوشبو اڑ جائے گی۔ میں وہاں جا رہا ہوں۔ جہاں کے مکینوں کے دل میری نفرت سے بھرے ہوئے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ میرے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ مجھے سنگسار ہونا پڑے گا۔ میری کمر میں خنجر گھونپ دیا جائے گا۔

تاریک قید خانوں میں بھوکا پیاسا بند رہنا پڑے گا۔ یا کیا ہو گا میں اپنے ساتھ کیا لے چلا ہوں؟ ان سب تکلیفوں کی برداشت کا عزم۔ مجھے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ میں حق کا پیامبر ہوں وہ میری بات ضرور سنیں گے۔ کیونکہ وہ بھولے ہوئے ہیں اور اپنی فطرتی وراثت سے محروم رہے جاتے ہیں۔ جب میں ان کو دردمند دل کے ساتھ صداقت سے آگاہ کروں گا۔ تو وہ ضرور اسے حاصل کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ جو لوگ سچ کو نہیں ڈھونڈتے سچ انہیں خود تلاش کر کے اپنی حقیقت سے آگاہ کر دیتا ہے۔ اس لئے مجھے کامیابی کی پوری امید ہے۔

اسلام ــــ فطرت کے تاریک پہلوؤں کو روشن کرنے والے اسلام کی شعاعیں دنیا کے جن ــــ حصوں تک پہنچ کر واپس لوٹی تھیں۔ میں ان سے پرے تک جانے کے لئے راہیں کھول دوں گا کیا یہ مشکل ہے؟ میں تنہا ہوں! نہیں! جو کام میرے حصہ میں آیا ہے۔ اس کے لئے تائید ــــ ونصرت ــــ آسمان کی بلندیوں سے اترے گی۔ میرے ہنگامۂ عمل سے باطل کے جھنڈے گر جائیں گے۔ اور گلشن اسلام ــــ میں پھر بہار آ جائے گی

میں ایسے پھولوں کو پسند کرتا ہوں

انہی کا تصور مجھے گھر سے دور لے چلا ہے

ممتاز احمدی صحرائی

ج " تمام دنیا کا وہی خدا ہے۔ جس نے میرے پر وحی نازل کی۔ جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے۔ جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا۔ اس کے سوائے کوئی خدا نہیں۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم ہے۔ اور خذلان میں گرفتار ہے۔"

(کشتی نوح ص۲۰)

(خاکسار جلال الدین شمس قادیان)

# امیر "حزب اللہ" اور امیر "حزب الانصار" سے چند سوالات

کچھ عرصہ سے نام نہاد "حزب اللہ" اور "حزب الانصار" کی آپس میں کشمکش ہو رہی ہے۔ "حزب اللہ" کے امیر سید فضل شاہ صاحب آف جلال پور ہیں۔ اور "حزب الانصار" کے صدر مولوی ظہور احمد صاحب بگوی آف بھیرہ ہیں۔ سید صاحب اپنے خیال کے مطابق جاہل مسلمانوں کی خستہ حالی اور اس کے علاج کے لئے سعی کر رہے ہیں۔ دوسری طرف بگوی صاحب نے ان کی اس تحریک کے خلاف اپنی ایک علیحدہ تحریک "حزب الانصار" کے نام سے شروع کر رکھی ہے۔ ہر دو پارٹیوں میں آئے دن ایک دوسرے کی تضحیک و تذلیل بذریعہ تقریر و تحریر ہوتی رہتی ہے اور کفر کے فتووں تک کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ چند سال سے بھیرہ میں بگوی صاحب نے ایک "سالانہ جلسہ" مقرر کر رکھا ہے۔ جس میں سوائے ایک دوسرے کی تحقیر اور بدزبانی کے ان "چودھویں صدی" کے مولویوں نے کبھی اسلام کی کوئی خوبی بیان نہیں کی۔ گذشتہ دسمبر کے اسی قسم کے ایک جلسہ میں بگوی صاحب اور اسی قماش کے دوسرے مولویوں نے سید صاحب آف جلال پور کی تحریک "حزب اللہ" نیز ان کے بعض ذاتی معاملات کے خلاف اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ جس کا نتیجہ رسول کریمؐ کے ارشاد علماءھم شر من تحت ادیم السماء کے مطابق عملی رنگ میں اسی وقت برآمد ہوا۔ یعنی بعض لوگوں نے جلسہ گاہ میں ہی بگوی صاحب پر حملہ کر دیا۔ اور سنا ہے کہ ان کی ڈاڑھی پکڑ کر کھینچی گئی۔ نوبت یہاں تک پہنچی۔ کہ لاٹھی چل گئی۔ چند ایک اشخاص زخمی بھی ہوئے۔ نقصان جان بھی ہو جاتا مگر پولیس نے جلدی موقع پر پہنچ کر فساد پر قابو پالیا۔

قطع نظر اس کے کہ ہر دو فریق کی ایک دوسرے پر طعن و تشنیع اور ذاتی معاملات میں الزام دہی کہاں تک درست ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہر دو فریق مسلمانوں کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ سوائے اس کے کہ ہر دو پارٹیوں کے امراء بچارے غریب مسلمانوں کی پسینہ کی کمائی وصول کر رہے ہیں۔ کسی قسم کی اسلام کی خدمت نہیں کر رہے۔

کیا ہر دو جماعتوں کے امراء مندرجہ ذیل سوالات کا جواب بھی دیں گے۔؟

(۱) کیا آپ نے مخالفین اسلام کے مخالفانہ لٹریچر کے مقابلہ میں آج تک "اشاعت اسلام" پر کوئی روپیہ خرچ کیا ہے؟ اور کس قدر؟ اور اسلام کی خوبیوں اور اس کی حقانیت پر کس قدر کتب شائع کیں؟ اور کس کس زبان میں؟

(۲) کیا آپ نے اس قدر کثرت سے روپیہ وصول کرنے کے باوجود کوئی مبلغ تبلیغ اسلام کے لئے غیر ممالک میں بھیجا؟ کون کون؟ اور کہاں کہاں؟

(۳) کیا آپ نے اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے درسگاہ جاری کی۔ جس میں مسلمانوں کے بچے مبلغ اسلام بننے کی قابلیت پیدا کرتے ہوں اور ایسی درسگاہ کہاں ہے۔

(۴) کیا مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کے لئے کوئی جد و جہد کی۔؟ اور کیا تمام مسلمانان ہند خصوصاً نوجوان طبقہ جو دہریت کی رَو میں بہتا چلا جا رہا ہے۔ اس کی بریّت کے لئے آپ نے کوئی مذہبی جریدہ جاری کیا۔ جس میں اسلام کی خوبیاں بیان کی جاتی ہوں۔

(۵) کیا آپ نے مصیبت زدگان بہار و بنگال کے لئے اور مظلومان کشمیر کے لئے کوئی مالی امداد دی۔ اگر دی ہے تو کب؟ اور کس قدر؟

سوالات تو اور بھی ہیں مگر فی الحال ان پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ کیا میں ہر دو پارٹیوں کے "امراء" سے ان سوالوں کے جواب کی امید رکھوں۔

بات دراصل یہ ہے۔ کہ یہ لوگ ان سوالوں کے جواب تو کیا دیں گے۔ جماعت احمدیہ کے کارناموں اور اس غریب جماعت کی اسلامی خدمات کے مقابلہ میں کوئی ایک بات بھی ایسی پیش نہیں کر سکتے جسے خدمت اسلام سے تعبیر کیا جا سکے۔

یہ لوگ لاکھ سر ماریں۔ اور جماعت کو "حزب اللہ" اور "حزب الانصار" کے فرضی نام دے دے کر ہزار کوششیں کریں۔ مگر یاد رکھیں۔ کہ وہ ایسا ہرگز نہ کر سکیں گے۔ یہ سعادت صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے تلے جمع ہونے سے مل سکتی ہے۔

(خاکسار۔ نذیر احمد احمدی آف میانی)

## خرید حصص کے متعلق اعلان

۲۸ فروری تک جس قدر درخواست ہائے خرید حصص معہ مبلغ ۱۰ روپیہ فی حصہ کمپنی کو وصول ہوئی ہیں۔ ان سب درخواست کنندگان کے نام دفتر سے مکتوب تخصیص حصص جاری کئے جا چکے ہیں۔ اگر کسی ایسے دوست کو حصص کی تخصیص کا علم نہ ملا ہو۔ تو وہ ۲۸ ۳/۴ تک دفتر کمپنی کو ارسال شدہ رقوم کی تفصیل روانہ کریں۔ اور رسید نمبر و نام ایجنٹ بھی تحریر کریں۔ تاکہ پڑتال کر کے ان کے نام مکتوب جاری کئے جائیں۔ جن دوستوں کی طرف سے اس عرصہ میں کوئی اطلاع نہیں آئے گی۔ ان کی رقوم کی کمپنی ذمہ وار نہ ہوگی۔

فروخت حصص اب کمپنی براہ راست کر رہی ہے۔ احباب اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور اپنی استعداد کے مطابق زیادہ سے زیادہ حصص خرید کر کمپنی کو تقویت دیں۔

(خاکسار۔ مینجر)

## اسقاط حمل (اٹھرا) اور ام الصبیان کا بہترین علاج

ان مستورات کو جن کو اکثر اسقاط ہوتا رہتا ہو۔ یا جن کے بچے ام الصبیان میں اکثر فوت ہو جاتے ہوں۔ اس دوا کے کھانے سے انشاء اللہ العزیز نہ تو اسقاط ہوگا۔ اور نہ بچہ مرض ام الصبیان میں مبتلا ہوگا۔ بلکہ خداوند پاک کے فضل و کرم سے زندہ اور تندرست لڑکے ہی لڑکے پیدا ہوں گے۔

پہلے میری اہلیہ کو چند مرتبہ اسقاط ہونے کے بعد ایک لڑکا اچھا تندرست و توانا بنام عبد الرب مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوا۔ جو مرض ام الصبیان میں چند مہینے بعد فوت ہو گیا۔

لہٰذا میں نے فوراً ہی حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی اول مولوی نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت بابرکت میں تمام حالات لکھے۔ حضور نے فوراً دو نسخہ اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائے۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ ایام حمل میں ایک دوا صبح اور دوسری دوا شام کو کھلائی جائے تاوقتیکہ بچہ پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک صبح اور شام یہ دوا کھلاتے رہیں۔ حضور کے حکم کے مطابق دوائیں تیار کر لی گئیں۔ اور ایام حمل میں کھلانی شروع کی گئیں۔ خداوند پاک کے فضل و کرم سے ہر حمل میں لڑکا ہی پیدا ہوتا رہا۔ پہلے دو بچے تیسرے حمل میں برابر دوا کھلائی گئی۔ اور پھر کسی ایام حمل میں دوائیں کھلائی گئی اور خداوند پاک کے فضل و کرم سے سب بچے زندہ موجود ہیں۔

(۱) مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو عبد الرحمٰن پیدا ہوا۔ جو میٹرک پاس ہے۔ (۲) مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۱۲ء کو عبد اللہ پیدا ہوا۔ جو معالج چشم ہے (۳) مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۱۶ء کو عبد المنان پیدا ہوا۔ جو قادیان میں مدرسہ احمدیہ کی تیسری جماعت میں پڑھتا ہے۔ (۴) مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۷ء کو عبد القادر پیدا ہوا۔ یہ بھی قادیان میں مدرسہ احمدیہ کی تیسری جماعت میں پڑھتا ہے۔ (۵) مورخہ ۹ اپریل ۱۹۱۹ء کو عبد الستار پیدا ہوا۔ جو قادیان میں چوتھی پرائمری جماعت تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھتا ہے (۶) مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۰ء کو عبد الرشید پیدا ہوا جو قادیان میں دوسری جماعت تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھتا ہے۔

بعض احباب کی اس فرمائش سے کہ ان نسخوں کو تیار کر کے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچایا جائے۔ اس لئے یہ دوائیں تیار کی گئی ہیں۔ جن احباب کو ضرورت ہو۔ بذریعہ وی پی ذیل کے پتہ سے طلب فرما سکتے ہیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ قیمت صبح اور شام کے کھانے کی دونوں دواؤں کی قیمت ۴ ماہ کیلئے ۳ روپیہ نو ماہ کیلئے ۵ روپیہ۔ **ضروری نوٹ:۔** حضور کی تمام طبی کتابوں کو خود دیکھا۔ لیکن یہ نسخہ کہیں لکھا ہوا نظر نہ آیا۔ خدا کے فضل و کرم سے کسی خاص وقت میں حضور نے مجھ کو ہی یہ مرحمت فرمایا تھا۔

**حکیم عبد الرحیم مہاجر دہلوی ممتحن چشم محلہ دار الفضل متصل مسجد قادیان**

54



# محلہ دار البرکات میں اب صرف چند عمدہ قطعات باقی ہیں

محلہ دار البرکات قادیان میں جو سٹیشن کے سامنے واقعہ ہے جس قدر توسیع سٹیشن کی طرف ہونی تھی وہ اس دفعہ کردی گئی تھی۔ اب اس میں مزید توسیع کی تجویز نہیں ہے۔ لہٰذا جو احباب اس محلہ میں جو آئندہ آبادی کے لحاظ سے گویا شہر کا مرکز سمجھا جانا چاہیئے۔ زمین لینا چاہتے ہوں انہیں چاہیے۔ کہ فوراً اپنی درخواست بھیجکر حسب پسند قطعات خرید لیں کیونکہ بعد میں یہ موقعہ نہیں رہیگا۔ اس وقت چند قطعات اس محلہ میں خالی ہیں۔ اب چونکہ رعایت کا وقت گذر چکا ہے۔ اس لئے اندرون محلہ عہ؎ فی مرلہ اور بڑی سڑک پر سہ؎ فی مرلہ قیمت ہوگی۔ درخواست کے ساتھ قیمت بھی آنی چاہیئے۔

جن دوستوں نے جلسہ سالانہ کے موقعے پر بعض قطعات پسند کئے تھے۔ اور واپس جاکر قیمت بھجوانے کا وعدہ تھا لیکن اب تک انہوں نے قیمت نہیں بھجوائی۔ وہ اب پوری شرح پر قیمت بھجوا دیں۔ کیونکہ اب رعایت کا زمانہ گذر چکا ہے۔

**خاکسار:۔ میرزا بشیر احمدؐ۔ قادیان ۲/۱۴ ؁**

## مشینری اور آلات زراعت

نئے اور ترقی یافتہ نمونوں کے مطابق ساختہ آہنی رہٹ۔ ہل۔ بیل چکی یعنی خراس۔ چارہ کترنے کی مشینیں فلور ملز۔ چھڑائی کی مشینیں۔ قیمہ۔ بادام روغن اور سیویاں بنانے کی بے نظیر مشینیں وغیرہ ارزاں ترین قیمتوں پر خریدنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست **مفت** طلب فرمائیے۔

**ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینیرز بٹالہ پنجاب**

## اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کردینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہوجاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول صرف عہ؎

**منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا**

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**پنڈت جواہر لال نہرو** کا مقدمہ ۱۶ فروری کو کلکتہ میں پیش ہوا۔ آپ نے صفائی پیش کرنے اور کارروائی میں کسی قسم کا حصہ لینے سے انکار کر دیا۔ مجسٹریٹ نے آپ کو دو سال قید کی سزا کا حکم دیا۔ اور اے کلاس کی سفارش کی۔

**سر سپرو** نے اعلان کیا ہے کہ سر آغا خاں کے ساتھ کسی قسم کے فرقہ وار سمجھوتہ کے سلسلہ میں میری ملاقات کی جو خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ وہ قطعاً غلط ہے۔ میں نے سر آغا خاں کے ساتھ اس قسم کی کوئی گفتگو یا ملاقات نہیں کی۔ گذشتہ دو سال سے میں نے فرقہ وار مسائل میں شریک ہونے سے احتراز کیا ہے۔ اور اب بھی اس قسم کے مباحث میں شرکت کے لئے تیار نہیں ہوں۔

**سر آغا خاں** نے مسلم کانفرنس کے لئے نواب احمد سعید خان چھتاری کو صدر اور سیٹھ عبد اللہ ہارون کو سکرٹری اور مسلم لیگ کے لئے مسٹر جناح کو صدر اور حافظ ہدایت حسین کو سکرٹری تجویز کیا ہے

**سری نگر** کے اخبار صداقت کے دو ایڈیٹر اور ایک مینجر پہلے ہی جلاوطن کئے جا چکے ہیں۔ ۱۴ فروری کو تیسرا ایڈیٹر بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اسی طرح اخبار رہبر کے ایڈیٹر کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ریاست میں تشدد کا دور دورہ ہے۔ بر سر عام ٹکٹکیاں لگائی گئی ہیں۔ گرفتاریاں دھڑا دھڑ ہو رہی ہیں۔ اور گرفتاران بلا کو سزائے تازیانہ دی جاتی ہے

**کونسل آف سٹیٹ** میں ۱۶ فروری کو ریزرو بنک بل کی تیسری قرأت بھی منظور ہو گئی۔ امپیریل بنک بل بھی منظور ہو گیا۔ ریزرو بنک بل کی سوائے تین کے باں سب ممبروں نے پر زور تائید کی۔ اور اسے ہندوستان کے لئے مفید قرار دیا۔

**وائنا** سے ۱۵ فروری کی خبر ہے۔ کہ آسٹریا سے یہودیوں کا اخراج شروع ہو گیا ہے۔ یہودیوں سے بھری ہوئی گاڑیاں پراگ اور وارسا کا رخ کر رہی ہیں۔ آسٹریا کے نازیوں نے یہودیوں کے خلاف ایک زبردست جہاد کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ یہودی بھی برخاست کئے جا رہے ہیں۔

**نازی رہنما** مسٹر الفرڈ روزن برگ نے ایک کتاب "بیسویں صدی کا افسانہ" اور مسٹر ارنسٹ نے "جرمن نیشنل چرچ" کے نام سے ایک تصنیف شائع کی ہے۔ پہلی میں عیسائی مذہب کی جگہ جرمن کے نئے مذہب کی تبلیغ ہے۔ اور دوسری حضرت مسیح کے خدا کا بیٹا ہونے کے رد میں ہے۔ یہ دونو کتابیں جرمن سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ روما سے ۱۴ فروری کی خبر ہے کہ پوپ نے ان دونو کتابوں کے خلاف فتویٰ صادر کیا ہے۔

**وائسرائے** ریلیف فنڈ ۱۶ فروری تک سولہ لاکھ ستاسی ہزار سات سو پانچ روپے تک پہنچ چکا ہے۔

**وائنا** سے ۱۵ فروری کی خبر ہے کہ فسادات تا حال جاری ہیں مقتولین کی تعداد ایک ہزار اور پندرہ سو کے درمیان ہے۔ بعد کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حکومت نے حالات پر قابو پا لیا ہے۔ آسٹریا کے چانسلر ڈاکٹر ڈولفس نے عفو عمومی کا اعلان کر دیا ہے۔ صرف باغیوں کے لیڈر اس سے مستثنیٰ ہونگے۔ ان کے علاوہ جو لوگ غیر مسلح ہو کر اطاعت قبول کر لیں گے۔ ان سے کوئی باز پرس نہ کی جائیگی تمام ٹریڈ یونینوں کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔

**آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس** کا اجلاس ۳۱ مارچ لغایت ۲ اپریل ۱۹۳۴ء بمقام میرٹھ زیر صدارت نواب سر محمد مزمل اللہ خاں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ نواب صاحب موصوف کی علالت طبع کے باعث یہ اجلاس دسمبر میں ملتوی کر دیا گیا تھا۔

**کابل** سے ۱۵ فروری کی خبر ہے۔ کہ اب تک ڈسٹرکٹ بورڈ اور بلدیات افغانستان کے اندر مفت خط و کتابت کرتے تھے۔ یعنی ان کی ڈاک پر کوئی ٹکٹ چسپاں نہ ہوتے تھے۔ مگر اب ڈائرکٹر محکمہ تار و ڈاک نے اس رعایت کو منسوخ کر دیا ہے۔

**ہندوستانی قحط زدگان** کے امداد ٹرسٹ نے دہلی سے ۱۵ فروری کی اطلاع کے مطابق زلزلہ بہار کے مصیبت زدگان کے لئے آٹھ لاکھ روپیہ زر اعانت منظور کیا ہے۔

**حکومت ہند** کے سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئی۔ سی۔ ایس کے دو انگریز افسروں مسٹر ایچ کیورٹ اور مسٹر اے۔ لین رابرٹسن نے استعفے داخل کئے ہیں۔ جو منظور کر لئے گئے ہیں

**بہار کونسل** میں ۱۵ فروری کو ایک ممبر نے حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ اہل بہار کی امداد کے لئے ۲۰ کروڑ روپیہ دے۔ بعض اور ممبروں نے بھی اپنے اپنے علاقہ کی داستان در دبیان کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا۔ کہ سرکاری امداد کے ذریعہ از سر نو تعمیر کا سلسلہ شروع ہو جانا چاہئے۔ لیکن بحث ابھی جاری تھی۔ کہ اجلاس ملتوی ہو گیا۔

**عہد اکبری** کی مہروں کا خزانہ جو پچھلے دنوں قصور سے برآمد ہوا تھا۔ اس کے سلسلے میں پولیس نے تا حال خریداروں کے پاس سے پچیس ہزار روپے کی مہریں برآمد کی ہیں۔

**انجمن حمایت اسلام** لاہور کے سابق جنرل سکرٹری حاجی میر شمس الدین صاحب ۱۴ فروری کو انتقال کر گئے۔ آپ انجمن حمایت اسلام کے بانیوں میں سے تھے۔

**مسٹر جناح** نے نئی دہلی کی ایک اطلاع کے مطابق اس امر پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ کہ اگر تمام پارٹیوں کی خواہش ہو۔ تو وہ مسلم لیگ کے صدر بن سکتے ہیں۔

**الہ آباد** کے سول ہسپتال میں ۱۴ فروری کو ایک ہندوستانی انجنیر کے جسم میں جس کی حالت بے حد نازک تھی۔ ڈیڑھ پاؤ انسانی خون داخل کرنے کی ڈاکٹر کو ضرورت محسوس ہوئی۔ ایک یورپین نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اور ڈیڑھ پاؤ خون نکلوا لیا۔ تجربہ کامیاب ثابت ہوا ہے۔ اور مریض کی حالت ترقی کر رہی ہے۔

**ہز ایکسیلنسی سر سکندر حیات خاں** نے ۱۵ فروری کو حلف وفاداری اٹھا کر پنجاب کی گورنری کا چارج لے لیا۔ بعد ازاں سترہ توپوں کی سلامی اتاری گئی۔

**انڈین ٹیرف بل** ۱۵ فروری کو اسمبلی میں بحث و تمحیص کے بعد منظور ہو گیا۔

**کراچی** کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۱۵ فروری کو "خسرو" نامی جہاز ۵۰۴ حاجیوں کو لے کر روانہ ہو گیا۔ اس کے بعد ۲۴ فروری کو جہانگیر ۵ مارچ کو رحمانی اور ۱۰ مارچ کو رضوانی روانہ ہو گا۔

**بنگال کونسل** میں ۱۴ فروری کو مسودہ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری بنگال پر سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی۔ کمیٹی نے ایسے مقدمات کو جن میں قانون اسلحہ کے ماتحت بعض جرائم پر کمشنران سزائے موت دے سکتے ہیں محدود کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں کمیٹی نے دفعہ ۱۹ میں ایک اہم تبدیلی یہ کی ہے۔ کہ حکومت نظر بند کے متعلقین کو الاؤنس دینے کی ذمہ وار ہوگی۔ اور یہ الاؤنس اس رقم سے زیادہ ہوگا جس قدر نظر بند مذکور ان کو کفالت کے لئے دے سکتا تھا۔ اسی طرح سلیکٹ کمیٹی نے قابل اعتراض لٹریچر قبضہ میں رکھنے کے متعلق یہ تحفظ رکھا ہے کہ وہ لوگ اس بل کی زد میں نہ آسکیں گے۔ جن کے متعلق یہ ثابت نہ ہو سکے۔ کہ وہ اس قسم کے جرم کو بہ نظر پسندیدگی دیکھتے تھے سوائے ایک ممبر کے باقی تمام ارکان نے اس رپورٹ کی تائید کی۔

**دار العوام** میں ۱۴ فروری کو بنگال کی دہشت انگیزی کے متعلق بحث ہوئی۔ سر سیموئل ہور نے کہا کہ میں اس اعلان کے لئے تیار نہیں۔ کہ دہشت انگیزی کے خلاف ہمارا انسدادی لائحہ عمل قابل اطمینان ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں ہمیں ایک نہایت ہی غدار عیار چالباز اور بے اصول مخالف سے مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس باب میں حکومت ہند یا حکومت بنگال کو ہر ممکن اختیار دیدیں۔ اور آئندہ جس قسم کی امداد درکار ہو۔ اس سے انکار نہ کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی وزیر ہند نے حکومت بنگال کے عملہ کی تعریف کی اور خاص کر سازش کے سرچشموں یعنی خوفناک اضلاع کے حکام کو بہت سراہا۔ آپ نے پولیس اور فوج کی بھی تعریف کی۔ اور یورپین طبقہ کی بھی داد دی جو اپنے تمام ذرائع سے حکومت کی امداد میں مصروف ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی کہا کہ سب سے زیادہ تسلی بخش چیز یہ ہے کہ ہندوستان کی رائے عامہ کا رجحان ہماری طرف ہو گیا ہے اور یہ وہ چیز ہے جو گذشتہ سالوں میں ہمیں حاصل نہیں ہو سکی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی